سلسلۃ الفوائد من الکتب (1)

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی کتاب

فضائل الصحابہ

سے

منتخب فوائد

تخریج وفوائد

حافظ محمد طاہر بن محمد

الدین الخالص

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ۔۔۔!!!

امام ابو الحسن علی بن عمر الدار قطنی رحمہ اللہ (المتوفی:385ھ) مشہور و معروف امام ہیں، آپ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ نے بہت سی کتب تالیف فرمائیں ان میں سے ایک کتاب فضائل الصحابہ بھی ہے، اس کتاب کا گیارہواں جزء ہم تک پہنچا ہے جو شائع ہو چکا ہے، وللہ الحمد علی ذلک، ذیل میں اس جزء سے چند فوائد بمع تحقیق و تعلیق پیشِ خدمت ہیں، اور جیسا کہ امام دار قطنی رحمہ اللہ کی تبویب "ذِكْرُ مَا رُوِيَ عَنْ آلِ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ" سے ظاہر ہے کہ اس کا موضوع وہ اقوال ہیں جو آلِ ابی طالب و اولادِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بعض افراد نے شیخین سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق کہے ہیں۔

(1)

سالم بن ابی حفصہ کا بیان ہے میں نے سیدنا ابو جعفر محمد بن علی (المعروف امام باقر) رحمہ اللہ اور سیدنا جعفر بن محمد (امام جعفر الصادق) رحمہا اللہ سے سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

يَا سَالِمُ تَوَلَّهُمَا وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا، فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَيْ هُدًى.

"اے سالم ان سے محبت رکھ اور ان کے دشمن سے کنارہ کش و بری الذمہ ہو جا، یقینا وہ دونوں تو ہدایت میں امام تھے۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:24، فضائل الصحابہ لاحمد:176 وسندہ حسن)

(2)

سالم بن ابی حفصہ کا ہی بیان ہے کہ مجھے امام جعفر الصادق رحمہ اللہ نے فرمایا:

يَا سَالِمُ أَيَسِبُّ الرَّجُلُ جَدَّهُ؟ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَدِّي لَا نَالَتْنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا.

"اے سالم! کیا کوئی شخص اپنے نانا کو برا بھلا کہتا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ تو میرے نانا ہیں، اور اگر میری ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت اور ان کے دشمن سے براءت نہ ہو تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم کر دیا جاؤں۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:29، فضائل الصحابہ لاحمد:176 وسندہ حسن)

سابقہ دونوں اقوال کو سالم بن ابی حفصہ نے روایت کیا ہے جو کہ فی نفسہ بہت بڑی گواہی ہے کیونکہ سالم مذکورہ رافضی اور شیخین رحمہااللہ سے بغض رکھنے والا تھا۔(دیکھئے فضائل الصحابہ للدار قطنی:66)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ سَالِمٌ فِيهِ تَشيع ظاهر، ومع هذا فيبث هذا القول الحق، وإنما يعرف الفضل لأهل الفضل ذو الفضل، وكذلك ناقلها ابن فضيل شيعي ثقة، فعثر الله شيعة زماننا، ما أغرقهم في الجهل والكذب! فينالون من الشيخين، وزيري المصطفى –صلى الله عليه وسلم– ويحملون هذا القول من الباقر والصادق على التقية.

”سالم میں واضح شییعت پائی جاتی تھی ، اس کے باوجود وہ اس حق بات کو بیان کرتا تھا ، کیونکہ صاحبِ فضل ہی اہل فضل کی قدر جانتے ہیں ، اسی طرح سالم سے اس قول کو بیان کرنے والا ابن فضیل بھی ثقہ شیعہ تھا، لیکن اللہ تعالی ہمارے زمانے کے شیعہ کو برباد کرے یہ جہالت و جھوٹ میں کس قدر غرق ہیں کہ شیخین ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر(ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما) کو برا کہتے ہیں، اور سیدنا محمد باقر و سیدنا جعفر صادق رحمہما اللہ کے اس قول کو تقیہ (جھوٹ) باور کرواتے ہیں۔“

(سیر اعلام النبلاء، طبع الرسالہ:4/403)

اس اثر میں سیدنا جعفر الصادق رحمہ اللہ کے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نانا کہنے کی دو وجہ ہیں:

1۔ جعفر الصادق رحمہ اللہ کے نانا قاسم بن محمد رحمہ اللہ ، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے، آپ کی والدہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رحمہم اللہ اجمعین۔

2۔ جعفر الصادق رحمہ اللہ کی نانی اسماء بنت عبد الرحمن رحمہا اللہ بھی سیدنا ابو بکر رحمہ اللہ کی پوتی تھیں، اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رحمہم اللہ اجمعین۔

تنبیہ : بعض الناس کا خیال ہے کہ جعفر الصادق رحمہ اللہ کے اس قول کا مطلب ہے : ابو بکر رضی اللہ عنہ سے دو مرتبہ پیدا ہوا ہوں ایک جسمانی پیدائش ہے کہ وہ میرے نانا ہیں اور ایک روحانی پیدائش کہ میں ان کے سلسلے سے مستفید ہوا ہوں ۔“ (القول

الجلی فی ذکر آثار الولی از محمد عاشق پھلتی : 71) لیکن یہ بے دلیل و من پسند صوفیانہ تشریح ہے۔

(3)

فضیل بن مرزوق بیان کرتے ہیں حسن بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ نے ایک رافضی سے کہا:

وَاللهِ إِنْ أَمْكَنَ اللهُ مِنْكُمْ لَنُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ، وَلَا نَقْبَلُ مِنْكُمْ تَوْبَةً.

"اللہ کی قسم! اگر ہمیں اللہ تعالی نے تم پر غلبہ عطا کر دیا تو ہم تمہارے ہاتھ، پاؤں مخالف سمت میں کاٹ دیں گے، اور تمہاری توبہ کو بھی قبول نہیں کریں گے۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:31، الشریعہ للاجری:1/2522 وسندہ حسن)

(4)

ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی رحمہ اللہ نے فرمایا:

قَدْ وَاللهِ مَرَقَتْ عَلَيْنَا الرَّافِضَةُ كَمَا مَرَقَتِ الْحَرُورِيَّةُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

"اللہ کی قسم! روافض ہم سے اس طرح الگ ہو گئے ہیں جس طرح خوارج سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جماعت سے نکل گئے تھے۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:32 وسندہ حسن)

(5)

سیدنا ابو جعفر محمد بن علی الباقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَعْرِفْ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَدْ جَهِلَ السُّنَّةَ.

"جو سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضیلت نہیں جانتا گویا وہ سنت سے جاہل و ناواقف ہے۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی: 33 وسندہ حسن، محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔الشریعہ للآجری : 1803 وسندہ حسن)

(6)

بسام بن عبد اللہ الصیرفی بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا ابو جعفر محمد بن علی الباقر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ آپ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

وَاللهِ إِنِّي لَأَتَوَلَّاهُمَا وَأَسْتَغْفِرُ لَهُمَا، وَمَا أَدْرَكْنَا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي إِلَّا وَهُوَ يَتَوَلَّاهُمَا.

"اللہ کی قسم! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں اور ان کے لیے استغفار کرتا ہوں، اور میں نے اپنے اہل بیت کے ہر فرد کو ان سے محبت کرتے ہوئے پایا ہے۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:37، تاریخ دمشق لابن عساکر:54/385 وسندہ حسن)

(7)

سیدنا زید بن علی بن الحسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ مَكَانَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَحَكَمْتُ بِمِثْلِ مَا حَكَمَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي فَدَكٍ.

"اگر میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جگہ ہوتا تو باغِ فدک کے متعلق وہی فیصلہ کرتا جو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:46، السنن الکبری للبیہقی:6/302 وسندہ حسن)

(8)

ابو خالد الاحمر بیان کرتے ہیں میں نے عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ سے سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا، وَلَا صَلَّى عَلَى مَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْهِمَا.

"اللہ تعالی ان دونوں پر رحم فرمائے، اور جو ان کے لیے رحمت کی دعا نہ کرے وہ رحمتِ الٰہی سے محروم رہے۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:53، النھی عن سب الاصحاب للمقدسی:25 وسندہ حسن، وانظر:55)

(9)

عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَرَى رَجُلًا يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ثَبَتَتْ لَهُ تَوْبَةٌ أَبَدًا.

"جو شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا ہے میرے خیال میں تو اس کی توبہ کبھی قبول نہیں ہوتی (یا اس کو مرتے وقت توبہ نصیب نہیں ہوتی)۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:56 وسندہ حسن، وانظر الاثر الذی بعدہ)

(10)

امام جعفر بن محمد الصادق رحمہ اللہ نے فرمایا:

بَرِئَ اللهُ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

"جو سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بری ہوتا ہے، اللہ تعالی اس سے بری ہیں۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:63، فضائل الصحابہ لاحمد:143 وسندہ صحیح)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (م:748ھ) فرماتے ہیں:

هَذَا القَوْلُ مُتَوَاتِرٌ، عَنْ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ وَأَشْهَدُ بِاللهِ إِنَّهُ لَبَارٌّ فِي قَوْلِهِ غَيْرُ مُنَافِقٍ لأَحَدٍ فَقَبَّحَ اللهُ الرَّافِضَةَ.

"سیدنا جعفر الصادق رحمہ اللہ سے یہ قول تواتر سے منقول ہے اور میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ انہوں نے سچے دل سے بات کہی وہ دو رُخے نہیں تھے، اور اللہ تعالی روافض کو برباد کر دے (یہ کتنے جھوٹے ہیں)۔"

(سیر اعلام النبلاء:6/365، طبع الحدیث)

(11)

سالم بن ابی الجعد کا بیان ہے:

میرے دل میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اشکال تھا میں نے محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے پوچھا:

کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے تھے، انہوں نے کہا: نہیں۔

میں نے کہا: پھر وہ کس بنیاد پر بلندی و سبقت لے گئے ہیں؟

فرمایا:

أَسْلَمَ فَكَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلَامًا حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَلَى ذَلِكَ.

"وہ اسلام لائے تو وفات تک تمام لوگوں سے بہتر و افضل مسلمان تھے۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی:72 وسندہ حسن)

تنبیہ: سیدنا محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ کی نفی علی الاطلاق سب سے پہلے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے متعلق ہے کیونکہ علی الاطلاق تمام لوگوں میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں، جبکہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی ایمان لائے تھے۔

جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (م:774ھ) مختلف اقوال ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

الْجَمْعُ بَيْنَ الْأَقْوَالِ كُلِّهَا أَنَّ خَدِيجَةَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ، وَظَاهِرُ السِّيَاقَاتِ، وَقَبْلَ الرِّجَالِ أَيْضًا. وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمَوَالِي زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْغِلْمَانِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ كَانَ صَغِيرًا دُونَ الْبُلُوغِ عَلَى الْمَشْهُورِ، وَهَؤُلَاءِ كَانُوا إِذْ ذَاكَ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ الْأَحْرَارِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَإِسْلَامُهُ كَانَ أَنْفَعَ مِنْ إِسْلَامِ مَنْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُمْ ; إِذْ كَانَ صَدْرًا مُعَظَّمًا، وَرَئِيسًا فِي قُرَيْشٍ مُكَرَّمًا، وَصَاحِبَ مَالٍ، وَدَاعِيَةً إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ مُحَبَّبًا مُتَأَلِّفًا يَبْذُلُ الْمَالَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، كَمَا سَيَأْتِي تَفْصِيلُهُ.

"ان سب اقوال میں تطبیق یہ ہے کہ عورتوں میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں ، روایات کے سیاق سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا ایمان مَردوں سے بھی پہلے تھا، غلاموں میں سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور بچوں میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے، اور مشہور یہی ہے کہ وہ اس وقت سنِ بلوغت کو نہیں پہنچے تھے، جبکہ آزاد مَردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے، ان کا مسلمان ہونا مذکورہ بالا تمام شخصیات سے بڑھ کر دینِ اسلام کے لیے نفع مند ثابت ہوا کیوں کہ آپ قابلِ تعظیم سردار اور قریش میں عزت دار رئیس تھے، صاحبِ مال، اسلام کے داعی تھے، ہر دل عزیز و صلح جو شخصیت تھے، آپ اپنا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں خوب خرچ فرماتے تھے۔"

(البدایۃ والنہایہ، ط ھجر:4/67)

مزید فرماتے ہیں:

الصَّحِيحُ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْغِلْمَانِ، كَمَا أَنَّ خَدِيجَةَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَتْ مِنَ النِّسَاءِ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمَوَالِي، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ

مِنَ الرِّجَالِ الْأَحْرَارِ. وَكَانَ سَبَبُ إِسْلَامِ عَلِيٍّ صَغِيرًا أَنَّهُ كَانَ فِي كَفَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"صحیح بات یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے، جیسا کہ عورتوں میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، غلاموں میں سب سے پہلے سیدنا زید بن حارثہ اور مردوں میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، اور بچوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا سبب یہ تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر کفالت تھے۔" (البدایۃ والنہایہ، ط ھجر: 10/413)

(12)

سیدنا جعفر بن محمد الصادق رحمہ اللہ نے فرمایا:

إِنَّ الْخُبَثَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَزْعُمُونَ أَنَّا نَقَعُ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَهُمَا وَالِدَايَ.

"اہل عراق میں سے کچھ خبیث لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتے ہیں، حالانکہ وہ دونوں تو میرے باپ ہیں۔"

(فضائل الصحابہ للدار قطنی: 74 وسندہ حسن)

والحمد لله أولا و آخرا.

حافظ محمد طاہر بن محمد

شارجہ، 31 جنوری 2020ء

00923039792073